Cosmos Multidisciplinary Research E-Journal
Online Available at www.cmrj.in
Recognized International Peer Reviewed Journal
Impact Factor 4.94
ISSN No. 2456-1665

Revolutionary Poet : Makhdoom Mohiuddin

انقلابی شاعر: مخدوم محی الدین

Syed Fareed Ahmad Nahri
Asso. Prof. & Head Dept. of Urdu
Milliya Arts, Science & Management Science College, Beed (M.S.)

سید فرید احمد نہری
اسوسی ایٹ پروفیسر و صدر شعبہء اُردو
ملیہ آرٹس، سائنس اینڈ مینجمنٹ سائنس کالج، بیڑ (مہاراشٹر)

ہر انقلابی شخص رومانی ہوتا ہے لیکن ہر رومانی انقلابی نہیں ہوتا۔ یعنی حال سے غیر مطمئن اور مستقبل کے بارے میں خوش آئند تصورات رکھنے والا ہر انقلابی شخص رومانی ہوتا ہے۔ چاہے ہر رومانی انقلابی نہ ہو۔ انقلاب کے معنی ابو سعید محمد مخدوم محی الدین الحذری ایک رومانی شخص تھے، مگر ایسے رومانی جنھوں نے نہ صرف انقلاب کے لیے اپنی سعی وجہد کی بلکہ آخر دم تک کرتے رہے۔ مخدوم محی الدین ہمارے دور کی ایک اہم شخصیت ہیں۔ انھوں نے اپنے نظریے اور اپنے افکار کی عملی صورت کے حصول کے لیے اپنی زندگی کھپا دی۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی کوئی تبدیلی و تغیر برپا ہونے والا ہوتا ہے تو زمام کار نوجوانوں کے ہاتھ میں ہوتی ہے، اور ان میں سے بھی وہ نوجوان جو ایک متعینہ اور واضح مقصد کی خاطر اور اپنے نصب العین کے حصول کے راستے میں اپنی آرزوؤں تمناؤں اور اپنے عیش و آرام حتیٰ کہ خود اپنے آپ کو قربان کر دینے کا جذبہ رکھتے ہوں مخدوم کہتے ہیں :

کم بخت اجل تھی یہ جوانی کی بلا میں
ٹکڑے ہیں کسی دل کے بھی نقشِ کفِ پا میں

(نظم ''مشرق'' کا آخری شعر)

کسی نظریے سے وابستگی کا مطلب اس نظریے سے متعلق مخلص ہونا ہے۔ اخلاص کے بغیر قربانی کا کوئی تصور نہیں۔ دہرا طرز عمل ہو تو ایثار و قربانی اور اخلاص کی ضد ہے۔ یہ بات بلا مبالغہ کہی جاسکتی ہے کہ مخدوم اپنے اصول و نظریات سے مخلص تھے اور اسی اخلاص نے انھیں انقلاب کا مغنی بنایا تھا :

اس زمینِ موت پروردہ کو ڈھایا جائے گا
اک نئی دنیا نیا آدم بنایا جائے گا

مخدوم کوئی قوال نہ تھے کہ دوسروں کو توجہ میں لائیں اور خود دھرے کے دھرے الاپتے بیٹھیں، نہ وہ محض تخیلی دنیا کے شاعر تھے کہ جس کا کوئی سرا عملی دنیا سے نہیں ملتا۔ مخدوم نے دبے کچلے غریب مفلس درماندہ اور استحصال کا شکار انسانوں کی بات ہی نہ کی بلکہ ان کو اس صورت حال سے نکالنے کی جد وجہد میں خود ان کے ساتھی بن کر بے زر و مال اور بے عیش و آرام جیتے رہے۔ ان کی صاحبزادی ذکیہ کہتی ہیں :

''چچا باوا کو صرف ان کی گھریلو زندگی کے آئینے میں دیکھنا ان کے ساتھ ناانصافی کے مترادف ہوگا ان پر ہم بھائی بہن ہی کا نہیں بلکہ لاکھوں محنت کشوں کا بھی حق تھا۔''

شاذ تمکنت رقم طراز ہیں :۔

"مخدوم کی گھریلو زندگی سیدھی سادی قانع، مطمئن اور آسودہ تھی۔ آسودہ ان معنوں میں کہ وہ اپنے نقد کو خوشی کی ٹکسال میں بھنانے کے فن سے واقف تھے۔ وہ زندگی سے آخر وقت تک کہیں شاکی نہیں رہے۔ ان کی نجی پریشانیاں کچھ کم نہ تھیں لیکن وہ ان سے رنجیدہ نہیں تھے، بلکہ خوش اس بات پر رہتے تھے کہ خِلقی طور پر انھیں خوش رہنے کی توفیق عطا ہوئی تھی۔"

(مخدوم محی الدین: حیات اور کارنامے ص 22،23)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ ایام ہیں جنھیں ہم لوگوں کے درمیان ادلتے بدلتے رہتے ہیں یعنی انقلاب انسانی زندگی کی شکل ہے۔ مخدوم بھی مکمل تبدیلی یعنی انقلاب کے خواہاں تھے۔

مخدوم کے خاندان کا شجرۂ نسب مشہور صحابی حضرت ابوسعید الخدری سے ملتا ہے۔ حیدرآباد کا یہ خاندان مذہبی فکر کا حامل تھا، مگر جہاں بھی شدت آجاتی ہے، وہاں باغی کا پیدا ہونا ایک فطری امر ہے۔ جبر نے بغاوت کو راہ دی اور مخدوم اشتراکی فکر سے متاثر ہوئے۔ وہ اشتراکی فکر اور نظریات کے راسخ العقیدہ ترجمان شاعر تھے۔ مخدوم کی شاعری ان کی زندگی کے رومانی پہلو اور ان کی اشتراکی فکر سے ان کی والہانہ وابستگی کی آئینہ دار ہے۔ وہ ولی کی تعریف کرتے ہیں، ان کی شوق انگیز اور عاشق مزاجانہ رومان پرور شاعری کی وجہ سے اور اقبال کی شاعری کو صور اسرافیل سے تعبیر کرتے ہیں، ان کی انقلابی فکر کی وجہ سے حالانکہ اقبال اشتراکی شاعر نہ تھے۔ راج بہادر گوڑ مخدوم کے بارے میں کہتے ہیں:

"مخدوم کے پاس آرزو ہے، مگر غمِ آرزو نہیں۔ حال کی ناآسودگی سے وہ تڑپ جاتے ہیں لیکن ایک لمحہ کے لیے بھی قنوطیت کا شکار نہیں ہوئے، کیونکہ وہ مستقبل سے مایوس نہیں۔ وہ امید سے خوشی اور جدو جہد سے اعتماد حاصل کرتے ہیں۔"

مخدوم محی الدین کی شخصیت کے دو الگ الگ پہلو تھے۔ ان دونوں پہلوؤں کا توازن اور امتزاج ان کی شخصیت اور شاعری کا طرۂ امتیاز ہے۔ راج بہادر گوڑ کہتے ہیں:

"مخدوم شاعر انقلاب ہے مگر وہ رومانی شاعری سے بھی دامن نہیں بچاتا بلکہ اس نے زندگی کی ان دونوں حقیقتوں کو اس طرح یکجا کر دیا ہے کہ اسے ... کے لیے بے پایاں محبت کو انقلاب کے مورچوں پر ڈٹ جانے کا حوصلہ ملتا ہے۔ مخدوم شیشے کے محل میں رہنے والا شاعر نہیں وہ انقلاب اور اس کے آدرش کی تحلیل میں بڑی بے باکی سے لکھتا ہے اسی لیے اس کی شاعری اتنی پر اثر ہے کہ لاکھوں کے دل کی آواز بن گئی۔"

مخدوم کا فطری میلانِ طبع رومان پرور تھا۔ چونکہ عشق میں بے خطر کود پڑنے کا جذبہ ہوتا ہے، اسی طرح انقلاب کے تصورات میں بھی یہ عنصر نمایاں حد تک کارگر محسوس ہوتا ہے، اس لیے مخدوم کے پاس عشق اور انقلاب ایک دوسرے میں سموئے ہوئے ملتے ہیں۔

مخدوم نے سرخ انقلاب کے تعلق سے بہت سے خواب دیکھے تھے جن کا انھوں نے زندگی بھر انتظار کیا۔ اسے ہم مخدوم کی زبانی سنتے ہیں

ابھی دماغ پہ خبائے سیم و زر ہے سوار
ابھی رکی ہی نہیں تیشہ زن کے خون کی دھار
شمیم عدل سے مہکیں یہ کوچہ و بازار
گزر بھی جا کہ ترا انتظار کب سے ہے

جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں مخدوم کی ابتدائی شاعری کا مطالعہ ہمیں رومان پرور فطرت کے مالک مخدوم سے متعارف کراتا ہے۔ عصر حاضر کے تقاضوں کے تحت ان کی شاعری میں ایک سرمستی اور فطری جذبہ یہ انقلاب نمودار ہونا ضروری تھا۔ نظم "جنگ" کے یہ اشعار ملاحظہ ہوں:

نکلے دہانِ توپ سے بربادیوں کے راگ
باغ جہاں میں پھیل گئی دوزخوں کی آگ
اب دلہنوں سے چھین لیا جائے گا سہاگ
اب اپنے آنسوؤں سے بجھائیں وہ دل کی آگ
خود اپنی زندگی پہ پشیماں ہے زندگی
قربان گاہِ موت پہ رقصاں ہے زندگی

نظم ''زلف چلیپا'' کے اشعار پر بھی نظر ڈال لیجیے :

زر گری کا رقص ہے سود زیاں کا رقص ہے

ہر گلی کوچے میں مرگِ ناگہاں کا رقص ہے

فسطائیت اور سامراجیت سے پرے، مخدوم ایک نئے اور بہتر نظام کو قائم کرنے کی بات کرتے ہیں۔ سامراجی اور سوشلسٹ قوتوں کے درمیان تصادم کو تسلیم کرنے کے ساتھ ہی وہ یہ یقین بھی رکھتے ہیں کہ سوشلسٹ قوتوں کی فتح ہو گی، اس طرح دنیا میں امن قائم ہو گا اور اخوت محبت کے جذبات قائم ہوں گے۔
مخدوم محی الدین اپنے شعری رویوں کے پس پردہ اپنے انقلابی مشن کو برتتے اور کمیونزم کی دہائی دیتے ہوئے سرخ انقلاب کی بات کرتے ہیں :

لو سرخ سویرا آتا ہے

آزادی کا آزادی کا

گلنار ترانہ گاتا ہے

آزادی کا آزادی کا

دیکھو پرچم لہراتا ہے

آزادی کا آزادی کا

یہ بحثیں بارہا ہو چکی ہیں کہ فن کو پروپیگنڈے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ بات یہ ہے کہ اگر فنی خوبیوں کے ساتھ کسی نظریے یا ازم کی بات ہو تو یقیناً قابل تحسین ہے۔

مخدوم کے کلام انقلاب میں فن اور نظریہ کا حسین امتزاج نظر آتا ہے۔ جیسا کہ 'چاند تاروں کا بن' میں موضوع کی تلخی کے باوجود اسلوب میں نغمگی وغنائیت پائی جاتی ہے۔ اس میں بیرونی سامراج کو دیس نکالا کرنے اور مقامی حکومتوں سے چھٹکارا پانے کا تصور حاوی ہے۔ اور بھی باور کرایا گیا ہے کہ مطلوبہ انقلاب نہیں آیا مگر شاعر نے ہمت نہیں ہاری۔ یہ نظم اپنی موسیقیت، غیر معمولی اثر انگیزی اور شاعر کے رجائی لہجے کی عمدہ مثال ہے :

موم کی طرح جلتے رہے ہم شہیدوں کے تن

رات بھر جھلملاتی رہی شمع صبح وطن

رات بھر جگمگاتا رہا چاند تاروں کا بن

تشنگی تھی مگر

تشنگی میں بھی سرشار تھے

ملکی وبین الاقوامی حالات کی دگرگوں کیفیت کی تاریکی میں مخدوم کی آواز روشنی کی ایک لکیر بن کر ابھرتی ہے۔ اس شعاع امید نے بہت سے دلوں میں اجالا کیا مخدوم کے خیالات اور خلوص کا اثر دکن کے اکثر نوجوانوں کے فکر و عمل پر بھی پڑا۔ مخدوم نے حرکت و عمل کا پیغام دیا تھا۔ اس کا مصداق یہ شعر :

حیات لے کے چلو کائنات لے کے چلو

چلو تو سارے زمانے کو ساتھ لے کے چلو

جب ملک کو آزاد کرانے کی تحریکیں مختلف سطحوں پر برپا تھیں غلامی کا احساس اور آزادی کا جذبہ ہر محب وطن کے دل میں پیدا ہو چکا تھا وطن کو آزاد کرانے کا جذبہ مخدوم کی اس آواز کے ساتھ ظاہر ہوا جو آواز جو عزم و خود اعتمادی کے عنصر کو لیے ہوئے تھی :

وہ ٹھوکر جس سے گیتی لرزہ بر اندام رہتی ہے

وہ دھارا جس کے سینے پر عمل کی ناؤ بہتی ہے

Cosmos Multidisciplinary Research E-Journal
Online Available at www.cmrj.in
Recognized International Peer Reviewed Journal
Impact Factor 4.94
ISSN No. 2456-1665

چھپی خاموش آہیں شورِ محشر بن کے نکلی ہیں

دبی چنگاریاں خورشید خاور بن کے نکلی ہیں

بدل دی نوجوانِ ہند نے تقدیر زنداں کی

مجاہد کی نظر سے کٹ گئی زنجیر زنداں کی

مخدوم کی انقلابی شاعری ایک نئی دنیا کی بشارت کا نغمہ سناتی ہے۔ان کے مطابق زندگی کی نعمتیں کسی ایک طبقے کا حق نہیں بلکہ سب کا حق ہے۔مخدوم نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں :

ایسا جہان جس کا اچھوتا نظام ہو

ایسا جہان جس کا اخوت پیام ہو

ایسا جہان جس کی نئی صبح وشام ہو

ایسے جہانِ نو کا تو پروردگار بن (جہان نو)

سرمایہ داری، فاشزم ایک دوسرے سے نبرد آزما ہوئے تو آخر میں ساری دنیا جنگ کی لپیٹ میں آگئی۔مخدوم نے اس وقت جنگ کے خلاف ''موت کا گیت'' ''روح مغفور'' ''زلف چلیپا'' اور ''سپاہی'' جیسی نظمیں لکھیں۔انھوں نے سرمایہ داری اور جنگ کی تباہ کاریوں کے خلاف احتجاج کیا اور انقلاب کو اس طلب... کے لیے ضروری امر بتایا :

اے جانِ نغمہ ! جہاں سوگوار کب سے ہے

ترے لیے یہ زمیں بے قرار کب سے ہے

ہجوم شوق سر رہگزار کب سے ہے

گزر بھی جا کہ ترا انتظار کب سے ہے (انقلاب)

یہ امر واقعہ ہے کہ تاریکی کے بعد اجالا یقینی ہے مخدوم کو بھی یقین ہے کہ رات کی تاریکی دور ہوگی اور صبح کا اجالا نمودار ہوگا :

رات کے ماتھے پہ افسردہ ستاروں کا ہجوم

صرف خورشید درخشاں کے نکلنے تک ہے

مخدوم استحصالی رویے کے خلاف ذہن سازی کرتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔دیکھیے :

نغمۂ شررفشاں ہوں اٹھا آتشیں رباب

مضرب بے خودی سے بجا ساز انقلاب

معمارِ عہد نو ہو ترا دستِ پُر شباب

باطل کی گردنوں پر چمک ذوالفقار بن (جہانِ نو)

مخدوم کہتے ہیں: "ہم نے روایت کی دیواریں توڑ دی تھیں اور ادب کو زندگی کا رفیق بنا چکے تھے ادب میں ہمارا نقطہ نظر ہی بدلا ہوا تھا۔اسی طرح نئی نسل کا اس ادب سے متاثر ہونا ضروری تھا۔"

مزید کہتے ہیں کہ :

Cosmos Multidisciplinary Research E-Journal Online Available at www.cmrj.in
Recognized International Peer Reviewed Journal Impact Factor 4.94 ISSN No. 2456-1665

"شروع سے میں ترقی پسندی کے سفر پیشن کے تحت کہہ رہا ہوں۔اس دور میں کہ سامراج کے خلاف آزادی کی جد وجہد، طبقاتی حد وجہد ہماری نجی زندگی، عشق، عشق کی محرومیاں سب کچھ شامل ہیں۔ترقی پسندی کے مفہوم میں آفاقیت آگئی تھی جنگ اور امن کو موضوع بنایا، غزل سے بندھے ٹکے الفاظ نکال کر اس کو نئی تلمیحات اور استعارے دیے نیا جمال و جلال دیا۔"

بقول پروفیسر امیر عارفی

"مخدوم کی زندگی جس نشیب و فراز سے گزری ہے ہندوپاک کا اگر کوئی دوسرا شاعر اس طرح کی زندگی بسر کرتا تو وہ یا تو سیاسی زندگی ترک کر دیتا یا پھر شاعری لیکن مخدوم ایک ایسا البیلا شاعر ہے جس نے دونوں کے ساتھ پورا پورا انصاف کیا۔"

سفر جاری ہے۔۔۔۔۔انقلاب کے مغنی مخدوم محی الدین کے یہ پر عزم رجائیت والے الفاظ کو زادِ سفر کے طور پر ساتھ لے جائیے :

رات کی تلچھٹیں ہیں اندھیرا بھی ہے
صبح کا کچھ اجالا، اجالا بھی ہے
ہمدمو!
ہاتھ میں ہاتھ دو
سوئے منزل چلو
منزلیں پیار کی
منزلیں دار کی
کوئے دلدار کی منزلیں
دوش پر اپنی اپنی صلیبیں اُٹھائے چلو!!!

By :
SYED FAREED AHMAD NAHRI
Associate Professor and Head, Dept of Urdu,
Milliya Arts, Science and Management Science College, Beed-431122 Maharashtra
Email: sfa123.nahri@gmail.com Mob: 9225303317